© rasailojaraid.com

غیر مسلموں کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ

حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ

"وما ارسلنك الا رحمة للعالمين" آج ہم بنی نوع انسان اور کائنات کے اس محسن اعظم کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کررہے ہیں جس نے اپنی بعثت اور وجود سے دنیا کو نہ صرف منور کر دیا بلکہ حقیر سے حقیر ذرات کو بھی اپنے نور سے آفتاب بنا دیا، یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، جو آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ کی طرف سے پیغمبر بنا کے بھیجے گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان کو رحمت عالم کے لقب سے ظاہر فرمایا۔

جیسا کہ قرآن کریم کی آیت میں فرمایا کہ "ہم نے تمام جہانوں کے لئے آپ کو رحمت بنا کے بھیجا ہے" اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس خصوصیت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا: "انا رحمة مهداة" یعنی "میں سرتا پا رحمت ہوں جو اللہ کی طرف سے انسانوں کے پاس بھیجی گئی۔"

آپ سے پہلے اس دنیا میں بہت سے نبی اور پیغمبر آئے، ہر دور اور ہر زمانہ میں بڑے بڑے مفکر اور مصلح پیدا ہوئے، لیکن یہ خصوصیت تنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی کہ آپ تمام مخلوقات عالم کے لئے رحمت بنا کے بھیجے گئے، حتیٰ کہ نباتات اور جمادات کے حق میں بھی اور حیوانات اور انسانوں کے حق میں بھی اور پھر مردوں اور عورتوں کے حق میں بھی اور بچوں اور بوڑھوں کے حق میں بھی، امیر کے لئے بھی اور غریب کے لئے بھی، چنانچہ آپ کی مقدس زندگی کا ایک ایک لمحہ رحمت اور مہربانی کی شہادت میں پیش کیا جا سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ شفقت اور پیار کی 23 سالہ زندگی ایک مختصر سے مضمون میں کیا بیان کی جا سکتی ہے، جبکہ اس کی تکمیل اور تشریح کے لئے عمر نوح بھی کافی نہیں، اس مختصر سے مضمون میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس رحمت اور شفقت کی ایک جھلک دکھائیں جو اپنے نسبی اور ایمانی بھائیوں کے لئے نہیں بلکہ غیروں کے ساتھ، دشمنان اسلام کے ساتھ برتاؤ اور سلوک میں ظاہر ہوتی تھی اور درحقیقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا یہ بڑا اہم پہلو اور اعجاز ہے، کیونکہ اپنوں پر سب مہربان ہوتے ہیں، دشمنوں کو پیار کرنا اور دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرانہ خصوصیت ہے اور دشمنوں کے ساتھ کیا بلکہ مسلمانوں کے ساتھ آپ کا سلوک ،سیاسی روش اور پالیسی کے طور پر نہ تھا بلکہ مذہب کی دوسری عبادتوں کی طرح اس حسن سلوک کو بھی داخل عبادت قرار دے دیا۔

چنانچہ معلم اخلاق اور مصلح اعظم کی حیثیت سے انسانی اور بشری دائرے میں بنی نوع انسان کے حقوق کو مساوی اور برابر قرار دیا۔ چنانچہ ایک غیر مسلم کی جان کو اور اس کی زندگی کو وہی درجہ عطا فرمایا جو بحیثیت انسان کے مومن اور مسلم کو ہے یعنی اگر کوئی مسلمان ناحق کسی غیر مسلم کو قتل کردے تو اسلامی قانون اور اسلامی شریعت کی نظر میں وہ ایسا ہی مجرم ہے جیسا کہ مسلمان خود مسلمان کو قتل کرکے سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ اسی طرح غیر مسلم کا مال ومتاع اتنا ہی قابل احترام اور قابل حفاظت ہے، جتنا کہ ایک مسلمان کا، حتیٰ کہ غیر مسلم کی عزت وآبرو بھی اتنی قیمتی اور عزیز قرار دی گئی جیسے کہ ایک مسلمان کی عزت وآبرو محترم ہوتی ہے، یہاں تک کہ اسلام نے اس غیر مسلم کی غیبت اور بدگوئی کو بھی روا نہیں رکھا جو تمہارے عہد وپیمان یا تمہاری پناہ میں ہو، حد یہ ہے کہ ملت ودین کے معاملہ میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غیر مسلم پر نہ جبر فرمایا اور نہ زبردستی کرنے کی اجازت دی۔ چنانچہ بنیادی ضابطہ کے مطابق قرآن کریم میں اعلان فرمادیا: ﴿لا اکراہ فی الدین﴾ یعنی دین کے قبول کرنے میں کسی پر زبردستی نہیں ہے۔

آپ نے امت مسلمہ کو ایسے عادلانہ اور منصفانہ اخلاق کی تعلیم دی ہے جو انسانوں کے لئے عدل وانصاف کے جب ہوں۔ معاشرہ میں اصلاح اور درستگی پیدا کریں، حتیٰ کہ دشمنی میں بھی حد اعتدال سے تجاوز کرنے کو منع فرمادیا، فرمایا: ﴿ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا﴾ یعنی ”کسی قوم کا بغض تم کو انصاف سے ہٹ جانے کا مجرم نہ بنادے۔“ اس لئے کہ آپ دنیا میں بنی نوع انسان کے لئے رحمت وانصاف کا پیغام لے کر آئے تھے اور آپ کی کل زندگی ان اصولوں کی سچی آئینہ دار تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ دین کے لئے طائف میں تشریف لے گئے اور طائف کے کافر وسرکش سرداروں نے آپ کی شان میں بے ادبی کی اور طائف کے غنڈوں سے اس قدر پتھراؤ کرایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لہولہان ہوگئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑیوں سے لہو بہہ رہا تھا اور آپ اپنے زخموں سے نڈھال ہوکر کبھی بیٹھ جاتے تھے اور کبھی چلنے کی کوشش کرتے تھے، اس وقت حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور فرمایا کہ اگر آپ کی خواہش اور اجازت ہو تو اللہ کو یہ قدرت ہے کہ بستی کے رہنے والے گستاخ سرکشوں کو دو پہاڑوں کے بیچ میں رکھ کر کچل دیا جائے اور ہلاک کردیا جائے، لیکن آپ کی شان کریمی اور شان رحمت نے اس کو گوارا نہ کیا بلکہ بارگاہ رب العزت میں ہاتھ اٹھا کر دشمنوں کے حق میں یہ دعا کی ”اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون“ یعنی اے اللہ! انہوں نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے وہ اس بنا پر کیا ہے کہ ان کے دل کی آنکھیں بند ہیں اور انہوں نے مجھے پہچانا نہیں۔ اے اللہ! تو ان کے دل کی آنکھوں کو کھول دے اور دل کی بینائی عطا فرمادے، تاکہ مجھ کو یہ پہچان لیں اور راہ حق پر چلنے لگیں، گویا کہ دشمنوں کی دشمنی کا انتقام تو کیا لیتے خود ان کے حق میں دعائے خیر فرمارہے تھے،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی کا نام ہے دشمنوں سے پیار کرنا، کسی نے سچ کہا ہے:

ستائے بھی کوئی تو پائے دعائیں گدا ہوں میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

دادخواہی اور انصاف کے معاملے میں مغلوبیت اور کمزوری کے زمانے میں نہیں بلکہ اقتدار اور غلبہ کے زمانے میں آپ نے مسلم اور غیر مسلم میں امتیاز نہیں فرمایا۔

چنانچہ ایک مسلمان اور یہودی کے مابین آپس میں جھگڑا تھا، یہودی کی یہ خواہش تھی کہ میرا مقدمہ تصفیہ کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جائے، کیونکہ اس کے دل میں یہ یقین تھا کہ آپ حق وانصاف کے علمبردار ہیں اور کسی کے غیر مسلم ہونے کے باوجود اس کے حق میں بے انصافی کو روا نہ رکھیں گے، لیکن مسلمان کا پہلو کمزور تھا، وہ بھی اسی یقین کی بناء پر یہ چاہتا تھا کہ میرا مقدمہ رحمت عالم کے علاوہ کسی اور کے پاس تصفیہ کے لئے پیش کیا جائے، لیکن وہ یہودی حضور کی خدمت میں اپنا مقدمہ لے آیا، آپ نے دونوں فریق کے حالات سنے اور پھر یہودی کے حق میں فیصلہ صادر فرمادیا۔ یہ اس بات کی کھلی علامت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلم کے ساتھ بھی عدل وانصاف ہی کا برتاؤ فرمایا اور ظلم اور ناانصافی کو روا نہ رکھا۔

ان واقعات سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں اہل ایمان کے لئے اور مسلمانوں کے لئے رحمت خاص بن کر تشریف لائے، وہاں غیر مسلم اور کفار کے حق میں بھی سر تاپا پیکر رحمت کی حیثیت میں تشریف لائے اور غیر مسلموں کے ساتھ عدل وانصاف اور مروت کے برتاؤ میں وہ ضابطہ اور اصول مقرر فرمادیئے جو دین اسلام میں عبادت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام رحمت کو قبول کرنے کی توفیق ہر فرد و بشر کو عطا فرمائے اور قبول کرنے والوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دماغ افروز

قوت حافظہ اور دماغ کیلئے زبردست اکسیر

دماغ افروز ایسے اصحاب کیلئے جو دماغی محنت کرتے ہوں بہترین نعمت ہے
دماغ افروز دماغ کی خشکی، سر چکرانا، ذہنی ہیجان اور بے خوابی دور کرنے کی جادو اثر دوا ہے۔
دماغ افروز دماغ کی تمام قوتوں میں ایک نئی روح پھونک دیتا ہے۔
دماغ افروز دماغ کی تمام قوتوں میں ایک نئی روح پھونک دیتا ہے۔
دماغ افروز بھوک کو چمکا کر قوت ہاضمہ درست کر کے غذا کو جزو بدن بناتا ہے۔
دماغ افروز زندگی کیلئے کیمیاء ہے، صحت کیلئے اکسیر ہے اور دماغ کیلئے نعمت ہے۔

اگر آپ عینک اتارنے کے خواہشمند ہیں تو یہی کورس 2 ماہ کیجئے

اگر آپ کی قوت حافظہ اور ذہن اچھی طرح کام نہیں کرتا تو بہترین شے جو آپ استعمال کر سکتے ہیں وہ........ دماغ افروز ہے۔

پڑھنے والے بچوں کیلئے اور خاص طور پر حفظ کرنے والوں کیلئے خاص تحفہ

حکیم حافظ سید محمد احمد لاہور 0332-8477326 - 042-38477326

© rasailojaraid.com